© rasailojaraid.com



اور زندگی کے واقعات و حوادث کی صحیح تعبیر کرنے کی بجائے مادیت پرستی کو اپنا شعار بنا لیا۔ وہ مادی زندگی کی لذتوں میں ایسا منہمک ہو گیا کہ ان کے علاوہ وہ کچھ سوچ نہیں پاتا۔ اُسے کبھی اس بات کا احساس نہیں ہوتا کہ آخر عمل کی یہ ساری مجنونانہ تگ و دو کس لیے ہے؟ کیا یہ مقصود بالذات ہے؟ یا کسی بڑے مقصد کے حصول کا ذریعہ۔ یہاں آ کر اُس کا ذہن اُلجھ کر رہ جاتا ہے۔ وہ یہی سمجھتا ہے کہ مادی فوائد و لذائذ کا جمع کرنا ہی انسان کا مطمحِ نظر ہے۔ اس کے برعکس مسلمانوں نے مشاہدہ اور تجربہ سے زندگی کی روحانی اور اخلاقی اقدار کو معلوم کیا۔ انہوں نے مادی زندگی کو ایک بالآخر روحانی زندگی تک پہنچنے کا وسیلہ بنایا۔

اگر تاریخ کی ورق گردانی کی جائے تو معلوم ہو گا کہ عقلیت اور مذہبیت ابتدائے آفرینش سے لے کر ہزاروں سال تک آپس میں برسرِ پیکار رہے کبھی "عقلیت" مذہبیت پر غالب آ جاتی اور اسے زندگی کے ہر میدان سے خارج کر دیتی اور کبھی "مذہبیت" عقلیت کو شکستِ فاش دے کر فتح کے شادیانے بجاتی ہے۔ ان دونوں کے درمیان یہ جنگ کئی صدیوں تک جاری رہی۔ البتہ کبھی کبھی خدا کے "پاکباز بندے" درمیان میں آ کر ان کے مابین صلح کرا دیتے۔ مگر وہ صلح وقتی اور عارضی ہوتی اور پھر میدان کارزار گرم ہو جاتا۔ حتیٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لا کر نہ صرف ان کے درمیان مصالحت کرائی بلکہ عقل کو "تابع فرمانِ نبوت" کر کے اُس کی حدودِ کار کو بھی ہمیشہ کے لیے متعین کر دیا۔ حضور کا یہ آخری اور قطعی فیصلہ اس وجہ سے بھی تھا کہ آپ نبی ہونے کے علاوہ ختم المرسلین بھی ہیں۔ (باقی)

---

## ایک ضروری تصحیح

گذشتہ "ترجمان" (ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ) کے بحرِ رسائل و مسائل میں صفحہ ۵۴ پر ایک سوال کے جواب میں غلطی سے یہ کہہ دیا گیا ہے کہ زکوٰۃ کے مصارف سورۂ کہف میں بیان ہوئے ہیں، حالانکہ یہ مصارف سورۂ توبہ (رکوع ۸) میں بیان کیے گئے ہیں۔ اس سہو پر دلی افسوس ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ تصحیح فرمائیں۔ (ادارہ)

© rasailojaraid.com